میر حسن

- پیدائش : ۱۷۲۷ء دہلی
- وفات : ۱۷۸۶ء لکھنؤ
- تصانیف : دیوانِ میر حسن، تذکرہ شعرائے اردو، مثنوی سِحر البیان

داستان تیاری میں باغ کی

حاصلاتِ تعلُّم یہ نظم پڑھ کر طلبہ : (۱)شعر سُن کر محظوظ ہوسکیں اور اس کے محاسن بیان کرسکیں۔(۲)اس نظم کا طرزِ بیان تحریر کرسکیں۔ (۳)اس نظم کی اصطلاحات کی شناخت کرکے بیان کرسکیں۔ (۴)"حسنِ تعلیل" کی تعریف کرسکیں۔

دیا شہ نے ترتیب اک خانہ باغ
ہُوا رشک سے جس کے لالہ کو داغ

عمارت کی خوبی، دروں کی وہ شان
لگے جس میں زربفت کے سائبان

چِقیں اور پردے بندھے زر نگار
دروں پر کھڑی دست بستہ بہار

کوئی ڈور سے در پہ اٹکا ہُوا
کوئی رہ پہ خوبی سے لٹکا ہُوا

وہ مُقیّش کی ڈوریاں سر بہ سر
کہ مہ کا بندھا جس میں تارِ نظر

چِقوں کا تماشا تھا آنکھوں کا جال
نگہ کو وہاں سے گزرنا محال

سنہری، مغرّق چھتیں ساریاں
وہ دیوار اور در کی گُل کاریاں

دیے ہر طرف آئنے جو لگا
گیا چوگنا لطف اُس میں سما

وہ مخمل کا فرش اُس کا ستھرا کہ بس
بڑھے جس کے آگے نہ پاے ہوس

رہیں لخلخے اُس میں روشن مدام
معطّر شب و روز جس سے مَشام

بنی سنگِ مرمر سے چوپڑ کی نہر
گئی چار سُو اُس کے پانی کی لہر

قرینے سے گِرد اُس کے سروِ سہی
کُچھ اک دُور دُور اُس سے سیب و بہی

چمن سے بھرا باغ، گُل سے چمن
کہیں نرگس و گُل، کہیں یاسمن

چنبیلی کہیں اور کہیں موتیا
کہیں رائے بیل اور کہیں موگرا

کہیں جعفری اور گیندا کہیں
سماں شب کو داؤدیوں کا کہیں

کہیں زرد نسریں، کہیں نسترن
عجب رنگ کے زعفرانی چمن

پڑی آب جُو، ہر طرف کو بہے
کریں قُمریاں سَرو پر چہچہے

(ماخوذ از سحرالبیان)

مشق

سوال نمبر۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اگر کسی منظوم کلام کا عنوان بھی ہو تو اُسے کیا کہتے ہیں ؟
(ب) اس نظم کی شعری خوبیاں بتائیے۔
(ج) اس نظم کے چار پسندیدہ شعر لکھیے اور پسند ہونے کی وجہ بھی تحریر کیجیے۔
(د) اِس نظم کا خلاصہ بیان کیجیے۔

سوال نمبر۲: اس نظم کے تیرھویں شعر کی تشریح کیجیے۔

سوال نمبر۳: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) "دیا شہ نے ترتیب اک خانہ باغ ۔۔۔۔ ہوا رشک سے جس کے لالہ کو داغ"۔ اس شعر میں یہ صنعت ہے:
(الف)مبالغہ (ب)تکرار (ج) تلمیح (د)حُسنِ تعلیل

(۲) نظم " داستان تیاری میں باغ کی" ہیئت کے لحاظ سے ہے:
(الف)مسدس (ب)رباعی (ج)مثنوی (د)مخمس

(۳) شعر "دیے چار سُو آئنے جو لگا ۔۔۔۔ گیا چوگنا لطف اُس میں سما" میں صنعت ہے:
(الف)تلمیح (ب)مبالغہ (ج)تکرار (د)تضاد

(۴) لفظ "لخلخے" کے معنی ہے:
(الف)ستارے (ب)اگر بتیاں (ج)الاؤ (د)ایک خوش بو دار گھاس

(۵) نرگس، یاسمین، موگرا اور جعفری ہیں:
(الف)زیور کے نام (ب)کپڑے کا نام (ج)درخت کا نام (د)پھولوں کے نام

سوال نمبر۴: درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی بتائیے:

زربفت	مُقیَّش	مَشام	دست بستہ	تارِ نظر	گُل کاری	خانہ باغ

حُسنِ تعلیل:

یہ شعر پڑھیے:

"پیاسی جو تھی حسینی سپہ تین رات کی ۔۔۔۔ ساحل سے سر پٹکتی تھیں موجیں فرات کی"

اس شعر میں دریاے فرات کی لہروں کے ساحل سے بار بار "سر پٹکنے" یا سَر مارنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ عالی مقام حضرت امام حسینؓ کا لشکر تین رات سے پیاسا تھا۔ دریاے فرات کو اس بات کا شدید صدمہ تھا کہ میں اس مقدس لشکر کی کوئی مدد نہیں کر پایا اس غم اور افسوس کی وجہ سے دریاے فرات کی لہریں کنارے پر سَر مار رہی تھیں۔ حالانکہ قدرتی طور پر دریا کے پانی کی لہریں ہوا سے اٹھتی ہیں

اور ساحل پر آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ مگر شاعر نے لہروں کے اس عمل کی وجہ افسوس اور صدمے کو قرار دیا ہے۔ شعر میں کسی بات کی ایسی وجہ بیان کرنا جو اصلی نہ ہو مگر حُسنِ بیان کے سبب حقیقی معلوم ہو "صنعتِ حُسنِ تعلیل" کہلاتا ہے۔

سوال نمبر۶ : آپ اس نظم میں "صنعتِ حُسنِ تعلیل" کا شعر تلاش کیجیے اور اُس کی وضاحت کیجیے۔

سرگرمیاں

- طلبہ اس نظم میں بیان کیے گئے تمام پھولوں کے نام اور ان کے معنی کسی لغت / تھیارس سے دیکھ کر لکھیں گے۔
- طلبہ اس نظم کے تمام قافیوں کو گروہوں کی شکل میں تقسیم ہو کر خوش خط لکھنے کا مقابلہ کریں گے۔

مثنوی عربی زبان کا لفظ ہے یہ مثنیٰ سے مشتق ہے جس کے معنی دو، دو کیا گیا یا دو،دو کے ہیں۔ اس میں ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور ہر شعر کے قافیے الگ الگ ہوتے ہیں۔ مثنوی میں ردیف کا استعمال نسبتاً کم ہوتا ہے۔ اس میں اشعار کی تعداد مقرر نہیں۔ طویل اور مختصر دونوں طرح کی مثنویاں لکھی گئی ہیں۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کو مثنوی کی صنف کے بارے میں بتائیے۔
- اس مثنوی میں بیان کردہ شعری خوبیاں طلبہ پر واضح کیجیے۔